سوال

(903) مسئلہ تقلید کے متعلق کافی مدت سے دل میں خلش سی رہتی ہے لئے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مکرمی ومحترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ !گذارش ہے کہ مسئلہ تقلید کے متعلق کافی مدت سے دل میں خلش سی رہتی ہے امید ہے کہ بحیثیت عالم ہونے کے اور { وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ } کے پیش نظر بندہ کی دلجوئی فرما کر مسئلہ سمجھنے میں تعاون فرمائیں گے مسئلہ تقلید ائمہ مجتہدین رحمہ اللہ کے متعلق اپنا یعنی جو حق سمجھتے ہیں عندیہ تحریر فرمائیں کہ تقلید ائمہ مجتہدین رحمہ اللہ کن وجوہات ودلائل کی وجہ سے حرام ہے یا کہ تقلید کے اقسام مختلف ہیں اور ہر قسم کا حکم جدا جدا قرآن وسنت سے واضح فرمائیں امید واثق ہے کہ آپ محروم نہ فرمائیں گے ہوسکتا ہے کہ بندہ کے اشکال دور ہوجائیں اور صراط مستقیم کی مکمل شرح سامنے آجائے ؟ اگر جواب نہ ملا تو قیامت میں بندہ آپ پر دعویٰ کرے گا کہ ان بزرگوں نے مجھے مطمئن نہ کیا تھا ۔

السائل الاحقر : محمد عبداللہ راشد مدرسہ دارالتوحید والسنہ منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب راشد صاحب ! \

اما بعد !۷ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ نماز عصر کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ نے تقلید سے متعلق سوال کیا ہے تو جواباً گزارش ہے کہ پچھلے دو ماہ شوال اور ذوالقعدہ میں بندہ اور حضرت القاضی شمس الدین صاحب (زادہ اللہ تعالیٰ مجدا وشرفا) کے درمیان اس موضوع پر بات چیت ہوتی رہی مناسب معلوم ہوا کہ اس بات چیت کی ایک نقل آپ کو ارسال کر دی جائے کہ آپ بھی اس کا مطالعہ فرمالیں تاکہ مسئلہ کے دونوں پہلو آپ کے سامنے آجائیں اور ہوسکتا ہے کہ اس کے مطالعہ سے آپ کے اشکال بھی دور ہوجائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کے اشکال دور فرمائے ۔

آپ کا ارسال کیا ہوا جوابی لفافہ اور حضرت قاضی صاحب مدظلہ اور بندہ کے مابین بات چیت کی ایک نقل حاضر خدمت ہے چنانچہ اسے واپسی رسید لگا کر آپ کی طرف رجسٹری کیا جا رہا ہے ۔ فقط والسلام

ابن عبدالحق بقلمہ ۸ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی ومحترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ بندہ نے مسئلہ تقلید سمجھنے کےلیے عریضہ لکھا تھا آپ نے احسان فرمایا کہ کاغذات متعلقہ بامسئلہ تقلید بندہ کورجسٹری کردیئے ان سے کافی فائدہ ہوا مگر جیسا کہ آپ جانتے ہیں ان کاغذات سے خالی الذہن آدمی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا یعنی کہ آپ تقلید کوکیا سمجھتے ہیں اوراس کے دلائل کتاب وسنت سے کیا ہیں تاکہ مسئلہ پوری وضاحت سے سامنے آجائے اور مجھ جیسے کم مایہ کو حقیقت کے سمجھنے میں آسانی ہوسکے بندہ صرف مسئلہ سمجھنا چاہتا ہے تاکہ ذہنی الجھن سے نجات مل جائے آپ کو اس لیے تکلیف دی ہے کہ بندہ کو بعض دوستوں سے پتہ چلا ہے کہ آپ بات سمجھانے میں پوری کوشش فرماتے ہیں بندہ کے بعض قریبی رشتہ دار جماعت اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا دوبارہ یہی گزارش ہے کہ تقلید ائمہ کا حکم بلکہ اگر بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق تقلید کے اقسام کئی ہوں تو ہر ایک کا حکم قرآن وحدیث سے واضح فرمائیں تاکہ بندہ پوری طرح مطمئن ہوسکے اور یہ کہ تقلید کی وہ کون سی صورت ہوگی جو درجہ حرام تک پہنچے گی یا ہر طرح کی تقلید ایک حکم رکھتی ہیں ۔ بندہ کل بروز جمعہ گھر سے واپس آیا تو جناب والا کی طرف سے رجسٹری پہنچی ہوئی تھی دیکھ کر خوشی ہوئی مگر جب پڑھی تو بات ادھوری معلوم ہوئی جس کی وجہ سے دوبارہ گزارش پیش کر دی ۔ والسلام : السائل : محمد عبداللہ راشد مدرسہ دارالتوحید والسنہ منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب !زادنی ا تعالی وایاک علمانافعا وعملا صالحا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امابعد ! ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ قبل از نماز ظہر آپ کا دوسرا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ لکھتے ہیں ''بندہ کے بعض قریبی رشتہ دار جماعت اہلحدیث سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا دوبارہ یہی گزارش ہے کہ تقلید ائمہ کا حکم بلکہ اگر بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق تقلید کے اقسام کئی ہوں تو ہر ایک کا حکم قرآن وحدیث سے واضح فرمائیں''۔

جواباً گزارش ہے کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہوسکتا ہے نہ ہی واضح کیا جاسکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہوجائے آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں تقلید کے دو معنی آپ کے سامنے آچکے ہیں جن سے ایک تو حضرت القاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا بیان فرمودہ ہے جبکہ دوسرا ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ پھر حضرت قاضی صاحب زید مجدہ کے بیان فرمودہ معنی تقلید پر بندہ کے اعتراضات بھی آپ کے پاس پہنچ چکے ہیں تو اب مسئلہ کو سمجھنے کی صورت یہ ہے کہ آپ تقلید کے ان دونوں معنوں اور بندہ کی طرف سے حضرت قاضی صاحب طول عمرہ کے بیان فرمودہ معنی تقلید پر وارد کردہ سوالات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اگر آپ بذات خود ان دونوں معنوں سے درست معنی کا فیصلہ نہ کرپائیں تو ماشاء اللہ حضرت قاضی صاحب مدظلہ ابھی بحیات ہیں آپ ان سے دریافت فرمائیں ان دونوں معنوں سے کون سا معنی درست اور کون سا نادرست ہے ؟ کیونکہ اس طرح خالی الذہن آدمی کےلیے تقلید کے حکم کو سمجھنے تک بسہولت رسائی حاصل ہوجاتی ہے توقع کی جاتی ہے کہ آپ اس نہج پر چلیں گے اور ضرور بالضرور تقلید کے ان دونوں معنوں پر گہرے غوروفکر کے بعد بندہ کو اپنی رائے گرامی سے مطلع فرمائیں گے تاکہ ہم تقلید کے حکم کو سمجھنے کی طرف قدم آگے بڑھاسکیں ۔ فقط والسلام : اس دوسری تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جارہا ہے ۔ ابن عبدالحق ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی ومحترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آج بروز سوموار ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۰۱ مطابق ۲۶ اکتوبر 1981 بوقت دوپہر جناب کی طرف سے نوازش نامہ بندہ تک پہنچا مگر پڑھنے کے بعد دل نے یہی کہا اے بسا آرزو کہ خاک شدہ مکرمی بندہ کا مقصد سوال کرنے سے صرف حقیقت معلوم کرنا ہے مگر آپ لکھتے ہیں کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہوسکتا ہے نہ ہی واضح کیا جاسکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہوجائے اور آگے دو معنوں کی طرف اشارہ فرمایا پھر سوال وجواب کی طرف اشارہ فرمایا تو اس سے بہتر یہی نہ تھا کہ سائل کو لمبے چکر میں ڈالنے کی بجائے آپ

خود اپنا معہود فی الذہن تقلید کا معنی لکھ دیتے اور ساتھ حکم مدلل لکھ دیتے لہٰذا سائل کو اور حضرات کے بیان کی طرف بھیجنے کی بجائے خود آپ اپنے پاس سے تسلی بخش معنی اور حکم مدلل بیان فرما دیں جب ان سے سوال کروں گا تو ان کے بیان فرمودہ معنی اور حکم کو دیکھ لیا جائے گا زیادہ مفید صورت یہی ہے کہ آپ بیان فرما دیں کیونکہ اگر اس طرح دیگر حضرات علماء عظام کے بیان کردہ معنوں کو دیکھنے لگیں تو بات بلاوجہ طول پکڑتی ہے کہ پہلے ان کے معنی دیکھو پھر ان کی تشریحات الخ بندہ نے یہ لفظ دونوں مسلک (حنفی اہل سنت اور اہلحدیث) کے علماء کی کتب میں دیکھا ہے دونوں ہی اس کی بعض صورتوں کو جائز اور بعض کو ناجائز وغیرہ لکھتے ہیں مثلاً فتاویٰ نذیریہ ص ۱۷۹ ج ا یجوز تقلید المفضول مع وجود الافضل الخ تو اس سے معلوم ہوا کہ تقلید کا کوئی معہود معنی مسلک اہلحدیث میں بھی جائز ہے اسی قسم کے اشکالات کی وجہ سے بندہ نے سوال کیا تھا کہ اس تقلید ائمہ کی مکمل تشریح سامنے فرما دیں جس میں لازماً تقلید کا معنی اور مکمل تفصیلی حکم داخل ہے اور آپ نے جو پہلے کاغذات بھیجے تھے ان میں آپ کی طرف سے تقلید کا معنی نظر سے نہیں گزرا بندہ کو مخالف نہ سمجھیں حقیقت سمجھانے کی پوری کوشش فرمائیں شاید اس سے دین کا فائدہ ہو۔ والسلام : محمد عبداللہ راشد مدرسہ دارالتوحید والسنہ منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب !زادنی ا تعالی وایاک علمانافعا وعملا صالحا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد ! ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۱ قبل از نماز ظہر آپ کا تیسرا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ میری دوسری تحریر پڑھ کر لکھتے ہیں ''مکرمی بندہ کا مقصد سوال کرنے سے صرف مسئلہ کی حقیقت معلوم کرنا ہے مگر آپ لکھتے ہیں کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہو سکتا ہے نہ ہی واضح کیا جا سکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہو جائے اور آگے دو معنوں کی طرف اشارہ فرمایا پھر سوال وجواب کی طرف اشارہ فرمایا تو اس سے بہتر یہی نہ تھا کہ سائل کو لمبے چکر میں ڈالنے کی بجائے آپ خود اپنا معہود فی الذہن تقلید کا معنی لکھ دیتے اور ساتھ حکم مدلل لکھ دیتے'' الخ

جواباً گزارش ہے کہ بندہ نے یہ طریق سائل کو ''لمبے چکر'' میں ڈالنے کے لیے نہیں صرف اسے مسئلہ کی حقیقت معلوم کروانے کی خاطر اختیار کیا ہے چنانچہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ۔ ارشاد الفحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی رحمہ ا ص ۲۶۵ لکھا ہے ''اَلتَّقلِیدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَیْسَ قَوْلُہُ اِحدی الْحُجَجِ بِلاَ حُجَّۃٍ'' یعنی ''تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول حجتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو'' (تحریری بات چیت ۔ بندہ کی تحریر نمبر ۴ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں ؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرما دیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیز چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے ۔

یہ انداز صرف اور صرف آپ کو سمجھانے کی خاطر اختیار کر رہا ہوں ورنہ آپ کے سوال کے جواب میں تو صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضحہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرما لیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشاندہی کر دی جائے گی ۔ اس تیسری تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے ۔ فقط والسلام ابن عبدالحق یکم محرم ۱۴۰۲ ھ

محترمی و مکرمی حضرت مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ بندہ نے صرف مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے جناب محترم کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا تاکہ معلوم ہو جائے کہ تقلید کس کو کہتے ہیں اور آپ نے نوازش فرمائی کہ سابقہ گفتگو کے کاغذات روانہ فرمائے ان سے کچھ حاصل نہ ہوتا تھا بندہ نے دوبارہ لکھا آپ نے پھر اسی تحریر کی طرف اشارہ فرمایا بلکہ تیسری بار بھی اسی گفتگو کے کاغذات سے کچھ عبارات نقل فرما دیں مگر آپ میری گزارش پہ خدا جانے کیوں توجہ نہیں فرماتے شاید مجھ سے لکھنے میں غلطی ہو جاتی ہے جس سے مطلب بگڑ جاتا ہے مکرمی 1 میں نے یہی لکھا تھا کہ تقلید کا لفظ مسلک اہل حدیث اور مسلک حنفی دونوں بزرگوں کی کتب میں موجود ہے بلکہ فتاوی نذیریہ سے یہ عبارت بھی لکھی تھی ''یَجُوْزُ تَقْلِیْدُ الْمَفْضُوْلِ مَعَ وُجُوْدِ الْاَفْضَل'' جب یہ لفظ دونوں مسلکوں میں موجود ہے تو آپ سے اسی لفظ کی تعریف آپ کے اپنے مسلک کے مطابق پوچھی تھی مزید گزارش ہے کہ ہدیہ المہدی ص ۱۱۰ میں ہے ''لاَ بُدَّ لِلْعَامِیِّ مِنْ تَقْلِیْدِ

الْعُلَمَائِ'' نیز کتاب سیدی والی ص۳۷۵ میں اسی سے ملتے جلتے تقریباً الفاظ ہیں تو اب میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ ان جماعت اہلحدیث کے بزرگوں کی تصریحات کی روشنی میں تقلید کی تعریف اور اقسام مفصل بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ سائل کے اشکالات رفع ہو جائیں اور حقیقت حال اجاگر ہو جائے بندہ کو ادھر ادھر بھیجنے کی بجائے خود ہی مطمئن فرما دیں تاکہ بات آسانی سے سمجھ آ جائے۔ السائل محمد عبداللہ راشد مدرسہ دارالتوحید والسنہ منڈیالہ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب !زادنی ا تعالی وایاک علما نافعا وعملا صالحا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد!۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ بعد از نماز عصر آپ کا چوتھا گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ نے اپنی تیسری تحریر میں لکھا : ''آپ اپنے پاس سے تسلی بخش معنی اور حکم مدلل بیان فرما دیں'' تو بندہ نے اس کے جواب میں لکھا۔ ''آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ''ارشاد الفحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی لکھا ہے ''اَلتَّقْلِيْدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهُ اِحْدَى الْحُجَجِ بِلاَحُجَّةٍ''یعنی ''تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول حجتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو'' (تحریری بات چیت۔بندہ کی تحریر نمبر ۴ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں ؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرما دیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیز چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے''

نیز بندہ ہی نے لکھا ''حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضحہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرما لیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشاندہی کر دی جائے گی''

اب آپ فرمائیں آیا آپ کے معنی تقلید اور حکم تقلید سے متعلق سوال کا جواب اس بندہ کی طرف سے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے یا نہیں ؟ اگر پہنچ چکا ہے تو یہ بندہ اپنی ذمہ داری (پہنچانے اور بتانے) سے فارغ ہو چکا ہے والحمد علی ذالک باقی بات کو دل میں اتارنا اللہ تعالیٰ جل وعلا کا کام ہے بصورت دیگر آپ لکھیں کہ تو نے معنی تقلید بیان کیا ہے نہ حکم تقلید تاکہ یہ دونوں چیزیں لکھ کر رقعہ آپ کو بھیج دیا جائے۔

حضرت الامام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور عقیدہ علم غیب سے متعلق جو کچھ آپ نے کسی بزرگ سے سنا وہ ہمارا مسلک نہیں اس چوتھی تحریر کو بھی واپسی کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے ۔فقط والسلام ابن عبدالحق بقلم ۱۵ محرم ۱۴۰۲ھ

مکرمی حضرت مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گزارش ہے کہ بندہ نے جو مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے کوشش کی کافی حد تک اس میں ناکامی نظر آ رہی ہے اور بات کو حل کرنے کی بجائے طول دیا جا رہا ہے البتہ اس دفعہ آپ نے لکھا ہے کہ بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشاندہی کر دی جائے گی مکرمی اب بات کو مزید طول نہ دیں اور اپنا نظریہ اور معنی تقلید مع مدلل حکم تحریر فرما دیں آپ سے تقلید کا معنی اسی لیے متعین کروایا ہے کہ یہ لفظ آپ کے مسلک کی کتب میں بھی موجود ہے چنانچہ فتاوی نذیریہ ص۷۹ ج۱ میں ہے کہ افضل کی موجودگی میں مفضول کی تقلید جائز ہے اور ہدیۃ المہدی ص۱۱۰ میں ہے کہ عامی کے لیے تقلید علماء ضروری ہے اور کتاب سیدی والی ص۳۷۵ میں ہے ائمہ اہل سنت میں سے کسی ایک امام کی تقلید کو جو بغیر کسی تعین کے ہو واجب قرار دیتے ہیں اور مولانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں اور ان کو (یعنی عوام الناس) تقلید سے چارہ بھی نہیں اجتہاد و تقلید ص۵۶ علماء اہلحدیث کی ان تصریحات کے پیش نظر اب آپ اپنا نظریہ بیان فرما دیں تاکہ مجھے سمجھنے میں آسانی رہے اور تقلید کا ایسا معنی فرما دیں جس کو فریقین تسلیم کرتے ہوں آگے تفصیل میں گرچہ اختلاف ہو اور یا دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کا نظریہ ان علماء اہلحدیث سے ہٹ کر ہو یعنی تقلید کسی صورت بھی جائز نہیں حرام ہے اور تقلید کا میرے نزدیک یہ معنی ہے جس کی وجہ سے یہ ہر حالت میں حرام ہے اب ادھر ادھر مجھے نہ بھیجیں اس دفعہ ضرور تکلیف فرما کر اس عقدہ کو حل فرما دیں تاکہ حق بات کھل کر سامنے آ جائے شاید اس میں دین کی بہتری ہو اور مجھ جیسے ناکارہ کو بات سمجھ آ جائے۔

والسلام : محمد عبداللہ راشد   دارالتوحید والسنہ منڈیالہ تیگہ ضلع

گوجرانوالہ 21/11/81

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب زادنی ا   تعالی وایاک علما نافعا و عملا صالحا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد !۲۵ محرم ۱۴۰۲ ھ بعد از نماز ظہر آپ کا پانچواں گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ لکھتے ہیں ''اب ادھر ادھر مجھے نہ بھیجیں'' محترم اپنی کسی سابقہ تحریر کا حوالہ دینا ادھر ادھر بھیجنا نہیں چنانچہ میری چوتھی تحریر کو ایک دفعہ پھر پڑھیں اس میں آپ کو ادھر ادھر نہیں بھیجا گیا صرف اپنی سابقہ تحریروں کا حوالہ دیا گیا ہے آپ کی سہولت کے پیش نظر اپنی چوتھی تحریر کو نیچے درج کر رہا ہوں :

''آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ''ارشاد الفحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی لکھا ہے ''اَلتَّقْلِیْدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَیْسَ قَوْلُہٗ اِحْدَی الْحُجَجِ بِلَا حُجَّۃٍ'' یعنی ''تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول حجتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو'' (تحریری بات چیت - بندہ کی تحریر نمبر ۴ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں ؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرما دیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیز چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے''

نیز بندہ ہی نے لکھا ''حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضحہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرمالیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشاندہی کر دی جائے گی''

اب آپ فرمائیں آیا آپ کے معنی تقلید اور حکم تقلید سے متعلق سوال کا جواب اس بندہ کی طرف سے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے یا نہیں ؟ اگر پہنچ چکا ہے تو یہ بندہ اپنی ذمہ داری (پہنچانے اور بتانے) سے فارغ ہو چکا ہے والحمد   علی ذالک باقی بات کو دل میں اتارنا اللہ تعالیٰ جل وعلا کا کام ہے بصورت دیگر آپ لکھیں کہ تو نے معنی تقلید بیان کیا ہے نہ حکم تقلید تاکہ یہ دونوں چیزیں لکھ کر رقعہ آپ کو بھیج دیا جائے ۔ ''اس پانچویں تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے ۔ فقط والسلام   ابن عبدالحق بقلم ۲۶ محرم ۱۴۰۲ ھ

[مولانا عبداللہ صاحب راشد اور حافظ عبدالمنان صاحب نورپوری کے درمیان تحریری گفتگو میں قاضی شمس الدین صاحب اور حافظ صاحب کی تحریری گفتگو کا حوالہ ہے اس لیے اس تحریر کو یہاں درج کیا جاتا ہے]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب قاضی صاحب !   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ کا سوال ہے امید ہے جناب جواب دے کر اس کی تسلی کریں گے سوال یہ ہے حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید قرآن وحدیث کی رو سے فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ؟

نیز جو شخص حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید نہیں کرتا وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کیسا ہے ؟

ماسٹر محمد خالد ۲۱ شوال ۱۴۰۱ ھ سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

حضرت القاضی (۱)

۲۲ شوال ۱۴۰۱ء

ایک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کوئی واجب نہیں کہتا اور نفس تقلید کا وجوب قرآن کریم سے ثابت { وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ } خلاصہ یہ کہ مثالوں پر عمل کرنا تو سب لوگوں پر واجب ہے اور ان کو سمجھنا صرف علم والوں کا کام ہے ۔ تو دوسروں پر واجب ہے کہ ان سے پوچھ کر ان پر عمل ۔ شمس الدین

حضرت الحافظ (۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۲ شوال ۱۴۰۱ھ کی بات ہے کہ جناب محمد خالد صاحب نے وجوب تقلید کے اثبات میں حضرت القاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا ایک فتویٰ بندہ کو دکھایا اور اس پر کچھ لکھنے کا مطالبہ کیا جسے اس نے قبول کرلیا۔

تو حضرت قاضی صاحب اپنے اس فتویٰ میں لکھتے ہیں ''نفس تقلید کا وجوب قرآن کریم سے ثابت 1 { وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ } 2 الخ[اور یہ مثالیں بیان کرتے ہیں ہم لوگوں کے واسطے اور ان کو سمجھتے وہی ہیں جن کو سمجھ ہے]

اہل علم کو معلوم ہے کہ جب تک دعویٰ میں مذکور الفاظ کے معانی متعین نہ ہوں اس وقت تک معلوم نہیں ہوسکتا کہ وہ دعویٰ مدعی کی پیش کردہ دلیل سے ثابت ہو بھی رہا ہے یہ نہیں اور الفاظ دعویٰ کے معانی مدعی ہی متعین کیا کرتا ہے یا پھر اس کا کوئی وکیل۔

لہٰذا جناب ماسٹر صاحب سے اپیل ہے کہ وہ حضرت قاضی صاحب سے ان کے اپنے ہی دعوے میں مذکور الفاظ تقلید، نفس تقلید اور وجوب کے معانی متعین کروائیں کہ وہ اس مقام پر تقلید، نفس تقلید اور وجوب سے کیا کیا معانی مراد لے رہے ہیں تاکہ جائزہ لیا جاسکے آیا ان کا دعویٰ ''نفس تقلید کا وجوب'' اللہ تعالیٰ کے قول { وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ } سے ثابت ہوتا بھی ہے یا نہیں؟

ابن عبدالحق بقلمہ سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ ۲۳ شوال ۱۴۰۱ء

حضرت القاضی (۲)

جناب راشد صاحب! بسم اللہ الرحمن الرحیم و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد! ۷ ذوالحجہ ۱۴۰۱ء نماز عصر کے بعد آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ نے تقلید سے متعلق سوال کیا ہے تو جواباً گزارش ہے کہ پچھلے دو ماہ شوال اور ذوالقعدہ میں بندہ اور حضرت القاضی شمس الدین صاحب (زادہ اللہ تعالیٰ مجداو شرفا) کے درمیان اس موضوع پر بات چیت ہوتی رہی مناسب معلوم ہوا کہ اس بات چیت کی ایک نقل آپ کو ارسال کر دی جائے کہ آپ بھی اس کا مطالعہ فرمالیں تاکہ مسئلہ کے دونوں پہلو آپ کے سامنے آجائیں اور ہوسکتا ہے کہ اس کے مطالعہ سے آپ کے اشکال بھی دور ہوجائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کے اشکال دور فرمائے۔

آپ کا ارسال کیا ہوا جوابی لفافہ اور حضرت قاضی صاحب مدظلہ اور بندہ کے مابین بات چیت کی ایک نقل حاضر خدمت ہے چنانچہ اسے واپسی رسید لگا کر آپ کی طرف رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام

ابن عبدالحق بقلمہ ۸ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ بندہ نے مسئلہ تقلید سمجھنے کےلیے عریضہ لکھا تھا آپ نے احسان فرمایا کہ کاغذات متعلقہ بامسئلہ تقلید بندہ کو رجسٹری کرد یئے ان سے کافی فائدہ ہوا مگر جیسا کہ آپ جانتے ہیں ان کاغذات سے خالی الذہن آدمی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا یعنی کہ آپ تقلید کو کیا سمجھتے ہیں اور اس کے دلائل کتاب وسنت سے کیا ہیں تاکہ مسئلہ پوری وضاحت سے سامنے آ جائے اور مجھ جیسے کم مایہ کو حقیقت کے سمجھنے میں آسانی ہوسکے بندہ صرف مسئلہ سمجھنا چاہتا ہے تاکہ ذہنی الجھن سے نجات مل جائے آپ کو اس لیے تکلیف دی ہے کہ بندہ کو بعض دوستوں سے پتہ چلا ہے کہ آپ بات سمجھانے میں پوری کوشش فرماتے ہیں بندہ کے بعض قریبی رشتہ دار جماعت اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا دوبارہ یہی گزارش ہے کہ تقلید ائمہ کا حکم بلکہ اگر بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق تقلید کے اقسام کئی ہوں تو ہر ایک کا حکم قرآن وحدیث سے واضح فرمائیں تاکہ بندہ پوری طرح مطمئن ہوسکے اور یہ کہ تقلید کی وہ کون سی صورت ہوگی جو درجہ حرام تک پہنچے گی یا ہر طرح کی تقلید ایک حکم رکھتی ہیں۔ بندہ کل بروز جمعہ گھر سے واپس آیا تو جناب والا کی طرف سے رجسٹری پہنچی ہوئی تھی دیکھ کر خوشی ہوئی مگر جب پڑھی تو بات ادھوری معلوم ہوئی جس کی وجہ سے دوبارہ گزارش پیش کر دی۔ والسلام : السائل : محمد عبداللہ راشد مدرسہ دارالتوحید والسنہ منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب !زادنی ا تعالی وایاک علمانافعا وعملاصالحا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امابعد ! ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ قبل از نماز ظہر آپ کا دوسرا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ لکھتے ہیں ''بندہ کے بعض قریبی رشتہ دار جماعت اہلحدیث سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا دوبارہ یہی گزارش ہے کہ تقلید ائمہ کا حکم بلکہ اگر بعض لوگوں کے کہنے کے مطابق تقلید کے اقسام کئی ہوں تو ہر ایک کا حکم قرآن وحدیث سے واضح فرمائیں''۔

جواباً گزارش ہے کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہو سکتا ہے نہ ہی واضح کیا جاسکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہو جائے آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں تقلید کے دو معنی آپ کے سامنے آچکے ہیں جن سے ایک تو حضرت القاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا بیان فرمودہ ہے جبکہ دوسراابن ہمام حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ پھر حضرت قاضی صاحب زید مجدہ کے بیان فرمودہ معنی تقلید پر بندہ کے اعتراضات بھی آپ کے پاس پہنچ چکے ہیں تو اب مسئلہ کو سمجھنے کی صورت یہ ہے کہ آپ تقلید کے ان دونوں معنوں اور بندہ کی طرف سے حضرت قاضی صاحب طول عمرہ کے بیان فرمودہ معنی تقلید پر وارد کردہ سوالات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اگر آپ بذات خود ان دونوں معنوں سے درست معنی کا فیصلہ نہ کر پائیں توماشاء اللہ حضرت قاضی صاحب مدظلہ ابھی بحیات ہیں آپ ان سے دریافت فرمائیں ان دونوں معنوں سے کون سا معنی درست اور کون سا نادرست ہے ؟ کیونکہ اس طرح خالی الذہن آدمی کےلیے تقلید کے حکم کو سمجھنے تک بسہولت رسائی حاصل ہوجاتی ہے توقع کی جاتی ہے کہ آپ اس نہج پر چلیں گے اور ضرور بالضرور تقلید کے ان دونوں معنوں پر گہرے غوروفکر کے بعد بندہ کو اپنی رائے گرامی سے مطلع فرمائیں گے تاکہ ہم تقلید کے حکم کو سمجھنے کی طرف قدم آگے بڑھا سکیں۔ فقط والسلام : اس دوسری تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جارہا ہے۔ ابن عبدالحق ۲۲ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آج بروز سوموار ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۰۱ مطابق ۲۶ اکتوبر 1981 بوقت دوپہر جناب کی طرف سے نوازش نامہ بندہ تک پہنچا مگر پڑھنے کے بعد دل نے یہی کہا اے بسا آرزو کہ خاک شدہ مکرمی بندہ کا مقصد سوال کرنے سے صرف حقیقت معلوم کرنا ہے مگر آپ لکھتے ہیں کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہوسکتا ہے نہ ہی واضح کیا جا سکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہوجائے اور آگے دو معنوں کی طرف اشارہ فرمایا پھر سوال وجواب کی طرف اشارہ فرمایا تواس سے بہتر یہی نہ تھا کہ سائل کو لمبے چکر میں ڈالنے کی بجائے آپ خود اپنا معہود فی الذہن تقلید کا معنی لکھ دیتے اور ساتھ حکم مدلل لکھ دیتے لہٰذا سائل کو اور حضرات کے بیان کی طرف بھیجنے کی بجائے خود آپ اپنے پاس سے تسلی بخش معنی اور حکم مدلل بیان فرما دیں جب ان سے سوال کروں گا توان کے بیان فرمودہ معنی اور حکم کو دیکھ لیا جائے گا زیادہ مفید صورت یہی ہے کہ آپ بیان فرما دیں کیونکہ اگر اس طرح دیگر حضرات علماء عظام کے بیان کردہ معنوں کو دیکھنے لگیں تو بات بلاوجہ طول پکڑتی ہے کہ پہلے ان کے معنی دیکھو پھر ان کی تشریحات الخ بندہ نے یہ لفظ دونوں مسلک (حنفی اہل سنت اور اہلحدیث) کے علماء کی کتب میں دیکھا ہے دونوں ہی اس کی بعض صورتوں کو جائز اور بعض کو ناجائز وغیرہ لکھتے ہیں مثلاً فتاویٰ نذیریہ ص ۹۷ ا ج ایجوز تقلید المفضول مع وجود الافضل الخ تواس سے معلوم ہوا کہ تقلید کا کوئی معہود معنی مسلک اہلحدیث میں بھی جائز ہے اسی قسم کے اشکالات کی وجہ سے بندہ نے سوال کیا تھا کہ اس تقلید ائمہ کی مکمل تشریح سامنے فرما دیں جس میں لازماً تقلید کا معنی اور مکمل تفصیلی حکم داخل ہے اور آپ نے جو پہلے کاغذات بھیجے تھے ان میں آپ کی طرف سے تقلید کا معنی نظر سے نہیں گزرا بندہ کو مخالف نہ سمجھیں حقیقت سمجھانے کی پوری کوشش فرمائیں شاید اس سے دین کا فائدہ ہو ۔ والسلام : محمد عبداللہ راشد مدرسہ دارالتوحید والسنہ منڈیالہ تیگہ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب !زادنی ا تعالی وایاک علما نافعا وعملا صالحا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد ! ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۱ قبل از نماز ظہر آپ کا تیسرا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ میری دوسری تحریر پڑھ کر لکھتے ہیں ''مکرمی بندہ کا مقصد سوال کرنے سے صرف مسئلہ کی حقیقت معلوم کرنا ہے مگر آپ لکھتے ہیں کہ تقلید کا حکم اس وقت تک نہ واضح ہوسکتا ہے نہ ہی واضح کیا جا سکتا ہے جس وقت تک تقلید کا معنی معلوم نہ ہوجائے اور آگے دو معنوں کی طرف اشارہ فرمایا پھر سوال وجواب کی طرف اشارہ فرمایا تواس سے بہتر یہی نہ تھا کہ سائل کو لمبے چکر میں ڈالنے کی بجائے آپ خود اپنا معہود فی الذہن تقلید کا معنی لکھ دیتے اور ساتھ حکم مدلل لکھ دیتے'' الخ

جواباً گزارش ہے کہ بندہ نے یہ طریق سائل کو ''لمبے چکر'' میں ڈالنے کے لیے نہیں صرف اسے مسئلہ کی حقیقت معلوم کروانے کی خاطر اختیار کیا ہے چنانچہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ۔ ارشاد الفحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی رحمہ ا ص ۲۶۵ لکھا ہے ''اَلتَّقْلِیْدُ اَلْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَیْسَ قَوْلُہٗ اِحْدَی الْحُجَجِ بِلاَ حُجَّۃٍ'' یعنی ''تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول حجتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو'' (تحریری بات چیت ۔ بندہ کی تحریر نمبر ۴ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں ؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرما دیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیز چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے ۔

یہ انداز صرف اور صرف آپ کو سمجھانے کی خاطر اختیار کر رہا ہوں ورنہ آپ کے سوال کے جواب میں تو صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضحہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرما لیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالی نشاندہی کر دی جائے گی ۔ اس تیسری تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے ۔ فقط والسلام ابن عبدالحق یکم محرم ۱۴۰۲ھ

محترمی و مکرمی حضرت مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ بندہ نے صرف مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے جناب محترم کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا تاکہ معلوم ہو جائے کہ تقلید کس کو کہتے ہیں اور آپ نے نوازش فرمائی کہ سابقہ

لفتگو کے کاغذات روانہ فرمائے ان سے کچھ حاصل نہ ہوتا تھا بندہ نے دوبارہ لکھا آپ نے پھر اسی تحریر کی طرف اشارہ فرمایا بلکہ تیسری بار بھی اسی لفتگو کے کاغذات سے کچھ عبارات نقل فرمادیں مگر آپ میری گزارش پہ خدا جانے کیوں توجہ نہیں فرماتے شاید مجھ سے لکھنے میں غلطی ہوجاتی ہے جس سے مطلب بگڑجاتا ہے مکرمی !میں نے یہی لکھا تھا کہ تقلید کا لفظ مسلک اہل حدیث اور مسلک حنفی دونوں بزرگوں کی کتب میں موجود ہے بلکہ فتاوی نذیریہ سے یہ عبارت بھی لکھی تھی ''يَجُوزُ تَقْلِيدُ الْمفضُولِ مَعَ وُجُودِ الْأَفْضَل'' جب یہ لفظ دونوں مسلکوں میں موجود ہے تو آپ سے اسی لفظ کی تعریف آپ کے اپنے مسلک کے مطابق پوچھی تھی مزید گزارش ہے کہ ہدیہ المہدی ص ۱۱۰ میں ہے ''لَابُدَّ لِلْعَامِيْ مِنْ تَقْلِيدِ الْعُلَمَاءِ'' نیز کتاب سیدی والی ص ۳۷۵ میں اسی سے ملتے جلتے تقریباً الفاظ ہیں تو اب میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ ان جماعت اہلحدیث کے بزرگوں کی تصریحات کی روشنی میں تقلید کی تعریف اور اقسام مفصل بیان فرما کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ سائل کے اشکالات رفع ہوجائیں اور حقیقت حال اجاگر ہوجائے بندہ کو ادھر ادھر بھیجنے کی بجائے خود ہی مطمئن فرمادیں تاکہ بات آسانی سے سمجھ آجائے۔ السائل محمد عبداللہ راشد مدرسہ دارالتوحید

والسنہ منڈیالہ ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب !زادنی ا تعالی وایاک علما نافعا وعملا صالحا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد !۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ بعد از نماز عصر آپ کا چوتھا گرامی نامہ موصول ہوا۔ آپ نے اپنی تیسری تحریر میں لکھا : ''آپ اپنے پاس سے تسلی بخش معنی اور حکم مدلل بیان فرمادیں'' تو بندہ نے اس کے جواب میں لکھا۔ ''آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ''ارشاد الفحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی لکھا ہے ''اَلتَّقْلِيدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهُ اِحْدَی الْحُجَجِ بِلَا حُجَّةٍ'' یعنی ''تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول حجتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو'' (تحریری بات چیت۔ بندہ کی تحریر نمبر۴ ص ۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں ؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرمادیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیز چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے''

نیز بندہ ہی نے لکھا ''حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضحہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرمالیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشاندہی کردی جائے گی''

اب آپ فرمائیں آیا آپ کے معنی تقلید اور حکم تقلید سے متعلق سوال کا جواب اس بندہ کی طرف سے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے یا نہیں ؟ اگر پہنچ چکا ہے تو یہ بندہ اپنی ذمہ داری (پہنچانے اور بتانے) سے فارغ ہوچکا ہے والحمد علی ذالک باقی بات کو دل میں اتارنا اللہ تعالیٰ جل وعلا کا کام ہے بصورت دیگر آپ لکھیں کہ تو نے معنی تقلید بیان کیا ہے نہ حکم تقلید تاکہ یہ دونوں چیزیں لکھ کر رقعہ آپ کو بھیج دیا جائے۔

حضرت الامام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور عقیدہ علم غیب سے متعلق جو کچھ آپ نے کسی بزرگ سے سنا وہ ہمارا مسلک نہیں اس چوتھی تحریر کو بھی واپسی کے ساتھ رجسٹری کیا جارہا ہے ۔فقط والسلام ابن عبدالحق بقلم ۱۵ محرم ۱۴۰۲ھ

مکرمی حضرت مولانا عبدالمنان صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گزارش ہے کہ بندہ نے جو مسئلہ تقلید سمجھنے کے لیے کوشش کی کافی حد تک اس میں ناکامی نظر آرہی ہے اور بات کو حل کرنے کی بجائے طول دیا جارہا ہے البتہ اس دفعہ آپ نے لکھا ہے کہ بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشاندہی کردی جائے گی مکرمی اب بات کو مزید طول نہ دیں اور اپنا نظریہ اور معنی تقلید مع مدلل حکم تحریر فرمادیں آپ سے تقلید کا معنی اسی لیے متعین کروایا ہے کہ یہ لفظ آپ کے مسلک کی کتب میں بھی موجود ہے چنانچہ فتاوی نذیریہ ص ۱۷۹ ج ۱ میں ہے کہ افضل کی موجودگی میں مفضول کی تقلید جائز ہے اور ہدیۃ المہدی ص ۱۱۰ میں ہے کہ عامی کے لیے تقلید علماء ضروری ہے اور کتاب سیدی والی ص ۳۷۵ میں ہے ائمہ اہل سنت میں سے کسی ایک

امام کی تقلید کو جو بغیر کسی تعین کے ہو واجب قرار دیتے ہیں اور مولانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں اور ان کو (یعنی عوام الناس) تقلید سے چارہ بھی نہیں اجتہاد وتقلید ص۵۶ علماء اہلحدیث کی ان تصریحات کے پیش نظر اب آپ اپنا نظریہ بیان فرمادیں تاکہ مجھے سمجھنے میں آسانی رہے اور تقلید کا ایسا معنی فرمادیں جس کو فریقین تسلیم کرتے ہوں آگے تفصیل میں گرچہ اختلاف ہو اور یا دوسری صورت یہ ہے کہ آپ کا نظریہ ان علماء اہلحدیث سے ہٹ کر ہو یعنی تقلید کسی صورت بھی جائز نہیں حرام ہے اور تقلید کا میرے نزدیک یہ معنی ہے جس کی وجہ سے یہ ہر حالت میں حرام ہے اب ادھر ادھر مجھے نہ بھیجیں اس دفعہ ضرور تکلیف فرما کر اس عقدہ کو حل فرمادیں تاکہ حق بات کھل کر سامنے آجائے شاید اس میں دین کی بہتری ہو اور مجھ جیسے ناکارہ کو بات سمجھ آجائے۔

والسلام : محمد عبداللہ راشد دارالتوحید والسنہ منڈیالہ تیگہ ضلع

گوجرانوالہ 21/11/81

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب راشد صاحب زادنی ا تعالی وایاک علمانافعا وعملا صالحا و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اما بعد! ۲۵ محرم ۱۴۰۲ھ بعد از نماز ظہر آپ کا پانچواں گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ لکھتے ہیں ''اب ادھر ادھر مجھے نہ بھیجیں'' محترم اپنی کسی سابقہ تحریر کا حوالہ دینا ادھر ادھر بھیجنا نہیں چنانچہ میری چوتھی تحریر کو ایک دفعہ پھر پڑھیں اس میں آپ کو ادھر ادھر نہیں بھیجا گیا صرف اپنی سابقہ تحریروں کا حوالہ دیا گیا ہے آپ کی سہولت کے پیش نظر اپنی چوتھی تحریر کو نیچے درج کر رہا ہوں :

''آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں موجود ہے ''ارشاد الفحول میں بحوالہ تحریر ابن ہمام حنفی لکھا ہے ''اَلتَّقلِیدُ العَمَلُ بِقَولِ مَن لَیسَ قَولُہٗ اِحدَی الحُجَجِ بِلَاحُجَّۃٍ'' یعنی ''تقلید اس شخص کے قول پر بلا دلیل عمل کرنے کا نام ہے جس شخص کا قول حجتوں میں سے کوئی سی حجت نہ ہو'' (تحریری بات چیت - بندہ کی تحریر نمبر۴ ص۱) اب آپ فرمائیں تقلید کا یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں؟ اگر آپ اس معنی کو درست نہ سمجھتے ہوں تو پھر تقلید کا وہ معنی تحریر فرمادیں جس کو آپ درست سمجھتے ہوں کیونکہ تقلید کا معنی متعین کیے بغیر حکم تقلید کو سمجھنا سمجھانا کوئی نتیجہ خیز چیز نہیں امید ہے جناب اس طرف توجہ فرمائیں گے''

نیز بندہ ہی نے لکھا ''حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کے پاس پہنچی ہوئی تحریری بات چیت میں دلیل سمیت بالفاظ واضحہ درج ہے آپ اسے ہی ملاحظہ فرمالیں اگر حکم تقلید سے متعلق بندہ کا نظریہ آپ کو تحریری بات چیت میں نہ ملے تو مجھے لکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نشاندہی کر دی جائے گی''

اب آپ فرمائیں آیا آپ کے معنی تقلید اور حکم تقلید سے متعلق سوال کا جواب اس بندہ کی طرف سے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے یا نہیں؟ اگر پہنچ چکا ہے تو یہ بندہ اپنی ذمہ داری (پہنچانے اور بتانے) سے فارغ ہو چکا ہے والحمد علی ذالک باقی بات کو دل میں اتارنا اللہ تعالیٰ جل وعلا کا کام ہے بصورت دیگر آپ لکھیں کہ تو نے معنی تقلید بیان کیا ہے نہ حکم تقلید تاکہ یہ دونوں چیزیں لکھ کر رقعہ آپ کو بھیج دیا جائے۔'' اس پانچویں تحریر کو بھی واپسی رسید کے ساتھ رجسٹری کیا جا رہا ہے۔ فقط والسلام ابن عبدالحق بقلم ۲۶ محرم ۱۴۰۲ھ

[مولانا عبداللہ صاحب راشد اور حافظ عبدالمنان صاحب نورپوری کے درمیان تحریری گفتگو میں قاضی شمس الدین صاحب اور حافظ صاحب کی تحریری گفتگو کا حوالہ ہے اس لیے اس تحریر کو یہاں درج کیا جاتا ہے]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب قاضی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ کا سوال ہے امید ہے جناب جواب دے کر اس کی تسلی کریں گے سوال یہ ہے حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید قرآن وحدیث کی رو سے فرض ہے یا واجب ہے یا

سنت ؟

نیز جو شخص حضرت الامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید نہیں کرتا وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کیسا ہے ؟

ماسٹر محمد خالد ۲۱ شوال ۱۴۰۱ھ سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

حضرت القاضی (۱)

۲۲ شوال ۱۴۰۱ھ

ایک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کوئی واجب نہیں کہتا اور نفس تقلید کا وجوب قرآن کریم سے ثابت { وَتِلْكَ الأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ } خلاصہ یہ کہ مثالوں پر عمل کرنا توسب لوگوں پر واجب ہے اوران کو سمجھنا صرف علم والوں کا کام ہے ۔ تو دوسروں پر واجب ہے کہ ان سے پوچھ کر ان پر عمل ۔ شمس الدین

حضرت الحافظ (۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۲ شوال ۱۴۰۱ھ کی بات ہے کہ جناب محمد خالد صاحب نے وجوب تقلید کے اثبات میں حضرت القاضی شمس الدین صاحب مدظلہ کا ایک فتویٰ بندہ کو دکھایا اور اس پر کچھ لکھنے کا مطالبہ کیا جسے اس نے قبول کر لیا ۔

تو حضرت قاضی صاحب اپنے اس فتویٰ میں لکھتے ہیں ''نفس تقلید کا وجوب قرآن کریم سے ثابت 1 { وَتِلْكَ الأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ } 2 الخ [اور یہ مثالیں بیان کرتے ہیں ہم لوگوں کے واسطے اوران کو سمجھتے وہی ہیں جن کو سمجھ ہے]

اہل علم کو معلوم ہے کہ جب تک دعویٰ میں مذکور الفاظ کے معانی متعین نہ ہوں اس وقت تک معلوم نہیں ہوسکتا کہ وہ دعویٰ مدعی کی پیش کردہ دلیل سے ثابت ہو بھی رہا ہے یہ نہیں اور الفاظ دعویٰ کے معانی مدعی ہی متعین کیا کرتا ہے یا پھر اس کا کوئی وکیل ۔

لہٰذا جناب ماسٹر صاحب سے اپیل ہے کہ وہ حضرت قاضی صاحب سے ان کے اپنے ہی دعوے میں مذکور الفاظ تقلید ، نفس تقلید اور وجوب کے معانی متعین کروائیں کہ وہ اس مقام پر تقلید ، نفس تقلید اور وجوب سے کیا کیا معانی مراد لے رہے ہیں تاکہ جائزہ لیا جاسکے آیا ان کا دعویٰ ''نفس تقلید کا وجوب '' اللہ تعالیٰ کے قول { وَتِلْكَ الأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ } سے ثابت ہوتا بھی ہے یا نہیں ؟

ابن عبدالحق بقلمہ سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ ۲۳ شوال ۱۴۰۱ھ

1 اس مقام پر '' ہے '' کا لفظ حضرت قاضی صاحب کی تحریر میں نہیں نیز ان کی تحریر کے آغاز میں تسمیہ نہیں ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

2العنکبوت ۴۳پ ۲۰

حضرت القاضی (۲)

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل](#)

جلد01ص575-595

محدث فتویٰ